خبر نامہ

مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی وفات پر ادارہ علوم القرآن میں تعزیتی نشست

ادارہ

علامہ حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید، مدرسۃ الاصلاح سرائمیر کے عظیم فرزند، ممتاز مفسر اور صاحب تدبرِ قرآن حضرت مولانا امین احسن اصلاحی ۱۵ ر دسمبر ۱۹۹۷ء کو اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۝

انتقال کی خبر ملنے پر ادارہ علوم القرآن (سرسید نگر، علی گڑھ) کے زیرِ اہتمام ۱۸ ر دسمبر ۹۷ء کو ایک تعزیتی نشست زیرِ صدارت پروفیسر اشتیاق احمد صاحب (مولانا مرحوم کے بھتیجے) منعقد ہوئی جس میں ادارہ کے متعلقین کے علاوہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اساتذہ وطلبہ شریک ہوئے۔ تلاوت کلامِ پاک کے بعد ڈاکٹر ظفر الاسلام اصلاحی، ریڈر شعبہ اسلامیات مسلم یونیورسٹی نے ابتدائی کلمات کے طور پر مولانا امین احسن اصلاحی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر روشنی ڈالی اور ان کی قرآنی خدمات کا جائزہ لیا۔ آپ نے فرمایا "مولانا کا انتقال نہ صرف ان کے اعزہ واقربا، متعلقین مدرسۃ الاصلاح اور وابستگانِ تحریک اسلامی کے لئے بلکہ پوری ملتِ اسلامیہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے۔ مولانا نے پورے ۷۵ سال تک قرآنی علوم اور تحریکِ اسلامی کی جو عظیم خدمت انجام دی ہے وہ ان ہی کا حصہ ہے، مولانا فراہیؒ کے انتقال کے بعد اُن کے تشکیل کردہ خطوط پر مولانا مدرسہ کی ترقی کے لئے کوشاں رہے اور درس وتدریس کے ساتھ ساتھ اس فکر کی توسیع واشاعت کے لئے تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے، مولانا فراہیؒ کے تفسیری اجزاء کے ترجمے، الاصلاح کی ادارت، دائرہ حمیدیہ کی علمی سرگرمیاں، تحریکِ اسلامی کی قیادت اور اس کے علاوہ بھی مولانا نے بہت سی علمی ودینی خدمات انجام دیں۔ قرآن مجید

حدیث، فقہ، تاریخِ اسلامی، اسلامی ریاست اور ان کے علاوہ دوسرے موضوعات پر نہایت وقیع کتابیں لکھیں۔ درس وتدریس، مذاکرہ ومباحثہ، تحقیق وتصنیف غرض کہ ہر ممکن ذریعے سے قرآنی فکر کو عام کرنے کی کوشش کی۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن سے وابستگی، قرآنی علوم سے لگاؤ، قرآنی فکر کو پروان چڑھانے کا بے پناہ جذبہ مولانا کی ذات کا خاصہ تھا۔ ان کی یہ قرآنی خدمات ہمارے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی لکچرر شعبۂ عربی، جنھوں نے متعدد بار پاکستان کا سفر کیا ہے اور مولانا سے ملاقات وگفتگو کا شرف بھی اُن کو حاصل رہا ہے اور اس بناء پر یہ بات فطری ہے کہ ان کے اوپر اس سانحہ کا اثر زیادہ تھا۔ اس لئے وہ کچھ زیادہ گفتگو نہ کر سکے۔ البتہ آپ نے مولانا سے اپنی ملاقات کے حوالہ سے چند واقعات کا بطور خاص ذکر کیا جن سے مولانا کی وسیع الجہات شخصیت کے کئی نمایاں گوشے ابھر کر سامنے آئے۔ آپ نے کہا کہ آخر وقت میں مولانا مرحوم اپنے وطن اعظم گڑھ آنے کے لئے بہت مضطرب اور بے چین رہا کرتے تھے اور مدرسۃ الاصلاح آنے کا ہر وقت خواب دیکھا کرتے تھے، مولانا کی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح مدرسۃ الاصلاح پہنچ جائیں۔ مدرسہ اور متعلقین مدرسہ کا ذکر ہوتا تو مولانا آبدیدہ ہو جاتے۔ ڈاکٹر عبد العظیم اصلاحی ریڈر شعبہ معاشیات نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے دو عظیم شخصیتوں سے ملنے کی بڑی خواہش تھی ایک مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور دوسرے مولانا امین احسن اصلاحیؒ کی ذات گرامی تھی۔ مولانا مودودیؒ سے ملنے بفیلو (امریکہ) جانا ہوا مگر اس وقت مولانا مودودیؒ بیمار تھے اور ان سے ملنے کی اجازت نہ تھی۔ البتہ دو سال قبل پاکستان کے ایک سفر میں مولانا اصلاحیؒ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، مگر اس وقت جب مولانا بالکل معذور ہو چکے تھے۔ مولانا نے پاکستان میں قرآن فہمی اور فکر فراہی کا ایک بڑا حلقہ قائم کیا ہے اور متعدد ادارے اس فکر کو پروان چڑھانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ڈاکٹر اشتیاق احمد ظلی صدر ادارہ علوم القرآن اور مدیر مجلہ علوم القرآن نے بھی مولانا کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا آج ہمارے سر سے ایک سایہ تھا جو اٹھ گیا اور ہم اپنے آپ کو بے سہارا محسوس کر رہے

ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ مدرستہ الاصلاح کو ایک علمی مرکز کی حیثیت دینا، وہاں علمی مزاج پیدا کرنا، باصلاحیت شاگردوں کا ایک حلقہ قائم کرنا جو اس فکر اور اس کام کو آگے بڑھانے کی صلاحیت رکھتے تھے، مولاناؒ کا ناقابل فراموش کارنامہ ہے۔ اور مدرستہ الاصلاح کے مخصوص مزاج کی تشکیل و تعمیر میں ان کا بڑا اہم حصہ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا اپنے زمانہ کے بہت بلند پایہ خطیب و مقرر اور صاحبِ طرز ادیب تھے۔ مدرستہ الاصلاح کے اطراف میں اصلاحِ معاشرہ کی جو تحریک چل رہی تھی اس میں مولانا کا بہت بڑا حصہ رہا ہے۔ مولانا سلطان احمد اصلاحی رکن ادارہ تحقیق و تصنیفِ اسلامی علی گڑھ نے فرمایا کہ مولاناؒ نے قرآنی علوم کی یکہ و تنہا جو عظیم خدمت انجام دی ہے وہ ایک شخص کا نہیں، ایک اکیڈمی کا کام ہے۔ مولانا کا کام بہت ہی منظم اور اوریجنل ہے۔ مولانا ایک عظیم مفکر اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ مولانا کے کارنامے ہمہ جہت ہیں، مترجم، مفسر، خطیب، ادیب اور بے شمار دوسرے کمالات اُن کی ذاتِ گرامی میں جمع تھے۔ اللہ نے اُن کو توفیق دی کہ انھوں نے تاحیات ان صلاحیتوں کو اللہ ہی کی راہ میں کھپا دیا۔ اُن کا حق ہے کہ آئندہ اُن کی شخصیت اور خدمات پر ریسرچ و تحقیق کا کام ہو اور ان کے منصوبوں کو آگے بڑھایا جائے جو ان کو زندگی بھر عزیز رہے۔ تدبرِ قرآن ان کی شاہکار تفسیر ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ مولانا نے تدبرِ قرآن کا کام ساٹھ سال کی عمر میں اس وقت شروع کیا جب کہ عام لوگ اس عمر میں تھک ہار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ مولانا ہی کا عزم اور حوصلہ تھا کہ اس کو مکمل کرکے اپنے استاذ کا حق ادا کر دیا۔ عز و جاہ اور مالی منفعت سے بیزار ہو کر انھوں نے جو کام انجام دیا ہے، وہ لائق تقلید اور قابلِ رشک ہے۔ مولانا کے اس مشن کو آگے بڑھانے کی ذمہ داری اصلاحی برادری پر عائد ہوتی ہے۔ پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی ندوی شعبہ اسلامیات نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا جیسی شخصیتیں، خاندان، وطن، ادارے اور رشتوں ناتوں سے بالا ہوا کرتی ہیں۔ مولانا مرحوم پوری انسانیت اور پوری کائنات کی میراث ہیں۔ پروفیسر صاحب نے اپنی حالیہ ۲۰ ر اکتوبر ۹۷ء کی ملاقات کا ذکر کرتے

ہوئے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ مولانا سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ ستّر برس سے زیادہ تصنیف و تالیف کا کام کرنا خود بہت بڑا کارنامہ ہے۔ پاکستان میں مولانا نے متعدد قرآنی حلقے قائم کئے اور پیغام ربانی کو ہر خاص و عام تک پہنچایا پاکستان کے خواص و عوام کا ایک بہت بڑا حلقہ مولانا کے عقیدت مندوں میں شامل ہے۔ شائقین کی ایک بڑی تعداد ان کے درس قرآن میں شریک ہوتی تھی اور اس کے ذریعہ انھوں نے کئی نسلوں کو متاثر اور قرآن مجید کے فہم و تدبر کی طرف مائل کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر سکندر علی اصلاحی نے بھی اپنے احساسات و جذبات کا اظہار کیا اور بالخصوص تحریک اسلامی کے حوالہ سے ان کی خدمات کے بعض پہلوؤں کو واضح کیا۔ آخر میں مولانا عمید الاسلام قاسمی صاحب نے جو مولانا مرحوم سے بہت تعلق خاطر رکھتے ہیں اپنی عقیدت کا اظہار کیا اور انھیں کی دعا پر نشست کا اختتام ہوا۔ یہ نشست بعد عصر سے عشاء کے قریب تک چلتی رہی۔ درمیان میں نماز مغرب کے لئے وقفہ رہا۔ ادارہ علوم القرآن کی جانب سے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ انشاء اللہ مولانا کے مشن کو جاری و باقی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ علوم القرآن کا آئندہ شمارہ انشاء اللہ مولانا امین احسن اصلاحی نمبر کے طور پر شائع کیا جائے گا۔ صدر ادارہ نے یہ امید ظاہر کی کہ اہل علم بالخصوص قرآنیات سے دلچسپی رکھنے والے اس عظیم منصوبہ کی تکمیل میں اپنا تعاون پیش کریں گے۔

(ترتیب: اشہد رفیق ندوی، سکندر علی اصلاحی)